اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل لاہور | ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

فی پرچہ ۱ انہ

یوم پنجشنبہ

۱۰ شوال ۱۳۷۱ھ

جلد ۴۰/۶ | ۳ وفا ۱۳۳۱ھش | ۳ جولائی ۱۹۵۲ء | نمبر ۱۵۶

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳۰ جون (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

لاہور ۲ جولائی۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو حرارت بدستور ۹۹ ہے۔ دل میں بھی کمزوری زیادہ ہے۔ سانس کی تکلیف بھی کل سے شروع ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا بدستور جاری رکھیں۔

* * *

مصر میں حسین سرّی پاشا کابینہ مرتب کرنے میں کامیاب ہو گئے

نئی وزارت صرف آزاد ممبران پر مشتمل ہے۔ سابق حکومت کے وزیر داخلہ مرتضیٰ مراغی پاشا کو شامل نہیں کیا گیا

قاہرہ ۲ جولائی۔ اب خبر آئی ہے کہ حسین سرّی پاشا نئی کابینہ بنانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اس سے قبل انہوں نے جو کابینہ مرتب کی تھی اس کے بعض سرکردہ ممبران میں اختلاف ہو گیا تھا۔ اس لئے وہ بیل منڈھے نہ چڑھ سکی۔ اب انہوں نے نئی کابینہ کی تشکیل کی ہے۔ جو صرف آزاد ممبران پر مشتمل ہے۔ اس مرتبہ سابق حکومت کے وزیر داخلہ مرتضیٰ المراغی پاشا کو شامل نہیں کیا گیا ہے۔ حسین سرّی پاشا وزارت عظمیٰ کے علاوہ امور خارجہ اور جنگ اور بحریہ کے بھی وزیر ہوں گے محمد ہاشم پاشا کو وزارتِ داخلہ کا قلمدان سونپا گیا ہے۔ نئی وزارت آج رات حلف اٹھا رہی ہے۔ حلف اٹھانے کی رسم کے بعد کابینہ کی طرف سے حکومت کی پالیسی کا اعلان کیا جائیگا

بلیس ملک جنرل اسمبلی کا خاص اجلاس طلب کرنیکے حق میں

نیویارک ۲ جولائی۔ بلجیم نے اقوام متحدہ کے ہیڈ کوارٹر کو اطلاع دی ہے کہ وہ مسئلہ تونس پر غور کرنے کے لئے جنرل اسمبلی کا خاص اجلاس طلب کرنے کے حق میں نہیں ہے۔ اس وقت تک صرف بیس ملکوں نے اجلاس کے حق میں رائے ظاہر کی ہے خاص اجلاس اسی صورت میں طلب کیا جا سکتا ہے کہ اس مہینے کی ۲۰ تاریخ تک اس مطالبہ کو ۳۱ ملکوں کی حمایت حاصل ہو جائے۔

مسئلہ کشمیر پر مزید بات چیت

نیویارک ۲ جولائی۔ آج یہاں جنرل ڈیوڈس کی زیر صدارت ہندوستان و پاکستان کے نمائندوں نے مسئلہ کشمیر کے متعلق مزید بات چیت کی معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر گراہم ایسی ایک یا دو ملاقاتوں کے بعد فیصلہ کریں گے کہ آیا وہ رپورٹ پیش کر دیں یا بات چیت مزید جاری رکھیں

نئی سڑک کا افتتاح

لاہور ۲ جولائی۔ اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت پنجاب کے تعمیرات عامہ کے وزیر سردار محمد خان خاکوانی کل اس سڑک کا افتتاح کریں گے۔ جو راولپنڈی سے لوئر ٹوپا تک جائے گی۔ اس سڑک کی تعمیر پر اٹھارہ لاکھ روپے صرف ہوئے ہیں۔ یہ ساٹھ میل لمبی ہے

مسٹر محمد علی کی صحت اچھی ہے

کراچی ۲ جولائی۔ حکومت پاکستان کے وزیر خزانہ مسٹر محمد علی کا طبی بورڈ نے آج معائنہ کیا بورڈ کی رپورٹ کے مطابق آپ کی صحت اب اچھی ہے ڈاکٹروں نے آپ کو ہر روز نصف گھنٹہ ملاقاتیوں سے ملنے کی اجازت بھی دی ہے۔

ناجائز ذخیروں پر چھاپے مار کر ابتک تین لاکھ سینتیس ہزار من گندم

فراہم کی جا چکی ہے (صوفی عبد الحمید)

لاہور ۲ جولائی۔ صوفی عبد الحمید وزیر خوراک پنجاب نے انکشاف کیا ہے کہ پچھلے ہفتہ سے گندم فراہم کرنے کی جو مہم جاری کی گئی تھی۔ اس کے تحت پنجاب کے مختلف اضلاع میں چھاپے مار کر اب تک گیہوں کے تین لاکھ سینتیس ہزار من ناجائز ذخیروں پر قبضہ کیا جا چکا ہے آپ نے آج ریڈیو پاکستان کے نمائندے کو ایک بیان دیتے ہوئے بتایا کہ ضلع افسروں کو یہ ہدایت کر دی گئی ہے کہ ناجائز ذخیرے برآمد کرنے کے کام کو باقی سب کاموں پر فوقیت دی جائے۔ تمام اضلاع میں متعدد جماعتیں مجسٹریٹوں کی سرکردگی میں ناجائز ذخیرے برآمد کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ ان جماعتوں میں پولیس اور محکمہ خوراک کے افسران بھی شامل ہوتے ہیں۔ آپ نے مزید بتایا کہ چھاپے مار کر ناجائز ذخیرے برآمد کرنے کا سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا۔ جب تک کہ اس بات کا پورا اطمینان نہ ہو جائے کہ تمام ذخیرے برآمد کر لئے گئے ہیں۔ محکمہ خوراک کی ان سرگرمیوں کی بدولت اب قریباً تمام منڈیوں میں روز بروز زیادہ تعداد میں گیہوں آ رہا ہے جس سے گندم کی قیمتوں پر بھی اچھا اثر پڑ رہا ہے چنانچہ بعض جگہوں پر ایک روپیہ فی من تک نرخ گر گیا ہے

ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی لاہور آ رہے ہیں

لاہور ۲ جولائی۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وزیر مہاجرین ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی اس مہینہ کی چودہ تاریخ کو لاہور آ رہے ہیں۔ آپ لاہور میں ایک ہفتہ قیام کریں گے۔ اور آبادکاری کے متعلق صوبے کے حکام سے بات چیت کریں گے۔

ملک میں اناج کی قلت کا اصل باعث پانی کی قلت ہے (سہروردی)

کراچی ۲ جولائی۔ جناح عوامی لیگ کے کنوینر مسٹر حسین شہید سہروردی نے آج کراچی میں ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ ملک میں خوراک کی کمی کی وجہ پانی کی قلت ہے۔ دریاؤں میں اس قدر پانی نہیں تھا۔ کہ جو ملک کی ضروریات کو پورا کر سکتا۔ حکومت پاکستان کو چاہیئے تھا۔ کہ وہ شروع ہی میں ہندوستان سے پانی کا معاملہ طے کر لیتی۔ اور اگر ضرورت پڑتی تو اسے مناسب وقت پر ثالثی کے سامنے اسے پیش کیا جاتا۔ مسٹر سہروردی نے بہاولپور کے زمینداروں کو مشورہ دیا کہ وہ گندم کے ساتھ جوار اور باجرہ بھی بوئیں۔ آپ نے حکومت بہاولپور سے بھی مطالبہ کیا کہ وہ امسال فصل کی کمی کی وجہ سے لگان اور مالیہ میں کمی کر دے

ترقی کے بیشتر منصوبوں پر بیرونی امداد کے بغیر ہی عمل ہو رہا ہے

واشنگٹن ۲ جون۔ چوتھے نکتہ کے تحت پاکستان کو تیئیس لاکھ ڈالر کی جو امداد دی گئی ہے اس رقم سے جن منصوبوں پر عمل کیا جائے گا۔ ان کی وجہ سے ایک ہزار دیہات کے ۷ لاکھ آدمیوں کو فائدہ پہنچے گا۔ یہ اندازہ امریکی حکام نے کل معاہدہ پر دستخط کرنے کے بعد لگایا امریکی امداد کے ناظم نے بتلایا ہے کہ پاکستان میں ترقی کے جن ایک سو منصوبوں پر عمل ہو رہا ہے۔ ان میں سے بیشتر کو بیرونی امداد کے بغیر ہی عملی جامہ پہنایا جا رہا ہے۔

فاضل اناج سے حکومت کو مطلع کیجیے

صوبے کے زمینداروں کو گورنر سندھ کی ہدایت

کراچی ۲ جولائی۔ صوبہ سندھ کے گورنر مسٹر دین محمد نے صوبے کے زمینداروں کو کہا ہے کہ وہ تین دن کے اندر اندر اپنے فاضل گندم کی اطلاع حکومت کو دے دیں۔ اگر انہوں نے اس کی اطلاع مدت معینہ کے اندر اندر نہ کی تو ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ گورنر نے ایسے زمینداروں کو خاص طور پر مخاطب کیا ہے۔ جن کے پاس دو سو ایکڑ یا دو سو ایکڑ سے زیادہ زمین ہے آپ نے یہ بھی بتایا کہ حکومت نے پہلے ہی تخمینہ لگا لیا ہوا ہے کہ کس کس زمیندار کے پاس کتنی گندم ہونی چاہیئے یہ تخمینہ چھ من فی ایکڑ کے حساب سے لگایا گیا ہے

ایرانی تیل کی فروخت

تہران ۲ جولائی۔ ایران نے اٹلی کے ہاتھ ۲۵ لاکھ ٹن تیل فروخت کرنے کے لئے دو معاہدوں پر دستخط کئے ہیں۔

ایڈیٹر روشن الدین تنویر بی اے ایل ایل بی | مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کے ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

— ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام —

"اگر یہ ابتلاء درمیان میں نہ ہوتا تو انبیاء اور اولیاء ان مدارج عالیہ کو ہرگز نہ پاسکتے جو ابتلاء کی برکت سے انہوں نے پالئے"

" روز روشن کے ظہور سے پہلے ضرور ہے کہ خدا تعالیٰ کے فرستادوں پر سخت سے سخت آزمائشیں وارد ہوں۔ اور ان کے پیرو اور تابعین بھی بخوبی جانچے اور آزمائے جائیں۔ تا اللہ تعالیٰ سچوں اور کچوں اور ثابت قدموں اور بزدلوں میں فرق کرکے دکھلا دیوے۔

عشق اول سرکش و خونی بود
تا گریزد ہر کہ بیرونی بود

ابتلاء جو اوائل حال میں انبیاء اور اولیاء پر نازل ہوتا ہے۔ اور باوجود عزیز ہونے کے ذلت کی صورت میں ان کو ظاہر کرتا ہے۔ اور باوجود مقبول ہونے کے کچھ مردود سے کرکے ان کو دکھاتا ہے۔ یہ ابتلاء اس لئے نازل نہیں ہوتا کہ ان کو ذلیل اور خوار اور تباہ کرے۔ یا صفحہ عالم سے ان کا نام و نشان مٹا دیوے۔ کیونکہ یہ تو ہرگز ممکن ہی نہیں۔ کہ خداوند عزوجل اپنے پیار کرنے والوں سے دشمنی کرنے لگے اور اپنے سچے اور وفادار عاشقوں کو ذلت کے ساتھ ہلاک کر ڈالے۔ بلکہ حقیقت میں وہ ابتلاء کہ جو شیر ببر کی طرح اور سخت تاریکی کی مانند نازل ہوتا ہے۔ اس لئے نازل ہوتا ہے کہ تا اس برگزیدہ قوم کو قبولیت کے بلند مینار تک پہنچا دے اور الٰہی معارف کے باریک دقیقے ان کو سکھا دے یہی سنت اللہ ہے۔ جو قدیم سے خدا تعالیٰ اپنے بندوں کے ساتھ استعمال کرتا چلا آیا ہے۔ زبور میں حضرت داؤد کی ابتلائی حالت میں عاجزانہ نعرے اس سنت کو ظاہر کرتے ہیں۔ اور انجیل میں آزمائش کے وقت میں حضرت مسیح کی غریبانہ تضرعات اسی عادت اللہ پر دال ہیں۔ اور قرآن شریف اور احادیث نبویہ میں جناب فخر الرسل کی عبودیت سے ملی ہوئی ابتہالات اسی قانون قدرت کی تصریح کرتے ہیں۔ اگر یہ ابتلاء درمیان میں نہ ہوتا تو انبیاء اور اولیاء ان مدارج عالیہ کو ہرگز نہ پا سکتے کہ جو ابتلاء کی برکت سے انہوں نے پا لئے۔ ابتلاء نے ان کی کامل وفاداری اور مستقل ارادے اور جانفشانی کی عادت پر مہر لگا دی۔ اور ثابت کر دکھایا۔ کہ وہ آزمائش کے زلازل کے وقت کس اعلیٰ درجہ کا استقلال رکھتے ہیں اور کیسے سچے وفادار اور عاشق صادق ہیں۔ کہ ان پر آندھیاں چلیں اور سخت سخت تاریکیاں آئیں اور بڑے بڑے زلزلے ان پر وارد ہوئے۔ اور وہ ذلیل کئے گئے اور جھوٹوں اور مکاروں اور بے عزتوں میں شمار کئے گئے اور اکیلے اور تنہا چھوڑے گئے۔ یہاں تک کہ ربانی مددوں نے بھی جن کا ان کو بڑا بھروسہ تھا کچھ مدت تک منہ چھپا لیا۔ اور خدا تعالیٰ نے اپنی مربیانہ عادت کو بیکبارگی کچھ ایسا بدل دیا کہ جیسے کوئی سخت ناراض ہوتا ہے۔ اور ایسا انہیں تنگی و تکلیف میں چھوڑ دیا۔ کہ گویا وہ سخت مورد غضب ہیں۔ اور اپنے تئیں ایسا خشک سا دکھلایا۔ کہ گویا وہ ان پر ذرا مہربان نہیں بلکہ ان کے دشمنوں پر مہربان ہے۔ اور ان کے ابتلاؤں کا سلسلہ بہت طول کھینچ گیا۔ ایک کے ختم ہونے پر دوسرا اور دوسرے کے ختم ہونے پر تیسرا ابتلاء نازل ہوا۔ غرض جیسے بارش سخت تاریک رات میں نہایت شدت و سختی سے نازل ہوتی ہے۔ ایسا ہی آزمائشوں کی بارشیں ان پر ہوئیں پر وہ اپنے پکے اور مضبوط ارادہ سے باز نہ آئے۔ اور سست اور دل شکستہ نہ ہوئے۔ بلکہ جتنا مصائب و شدائد کا باران پر پڑتا گیا۔ اتنا ہی انہوں نے قدم آگے بڑھایا۔ اور جس قدر وہ توڑے گئے۔ اسی قدر وہ مضبوط ہوتے گئے۔ اور جس قدر انہیں مشکلات راہ کا خوف دلایا گیا۔ اسی قدر ان کی ہمت بلند اور شجاعت ذاتی جوش میں آتی گئی بالآخر وہ ان تمام امتحانات سے اول درجہ کے پاس یافتہ ہوکر نکلے۔ اور اپنے کامل صدق کی برکت سے پورے طور پر کامیاب ہوگئے۔ اور عزت و حرمت کا تاج ان کے سر پر رکھا گیا۔ اور تمام اعتراضات نادانوں کے ایسے حباب کی طرح معدوم ہوگئے کہ گویا وہ کچھ بھی نہیں تھے۔ غرض انبیاء و اولیاء ابتلاء سے خالی نہیں ہوتے بلکہ سب سے بڑھ کر انہیں پر ابتلاء نازل ہوتے ہیں اور انہیں کی قوت ایمانی ان آزمائشوں کی برداشت بھی کرتی ہے۔ عوام الناس جیسے خدا تعالیٰ کو شناخت نہیں کرسکتے۔ ویسے اس کے خالص بندوں کی شناخت سے بھی قاصر ہیں بالخصوص ان محبوبان الٰہی کی آزمائش کے وقتوں میں تو عوام الناس بڑے بڑے دھوکوں میں پڑ جاتے ہیں۔ گویا ڈوب ہی جاتے ہیں۔ اور اتنا صبر نہیں کرسکتے۔ کہ ان کے انجام کے منتظر رہیں۔ عوام کو یہ معلوم نہیں کہ اللہ جل شانہ جس پودے کو اپنے ہاتھ سے لگاتا ہے۔ اس کی شاخ تراشی اس غرض سے نہیں کرتا کہ اسکو نابود کر دیوے بلکہ اس غرض سے کرتا ہے کہ تا وہ پودا پھول اور پھل زیادہ لاوے اور اس کے برگ اور بار میں برکت ہو۔ پس خلاصہ کلام یہ کہ انبیاء اور اولیاء کی تربیت باطنی اور تکمیل روحانی کے لئے ابتلاء کا ان پر وارد ہونا ضروریات سے ہے اور ابتلاء اس قوم کے لئے ایسا لازم حال ہے کہ گویا ان ربانی سپاہیوں کی ایک روحانی وردی ہے۔ جس سے یہ شناخت کئے جاتے ہیں" (سبز اشتہار)

بقیہ لیڈر صفحہ ۳

اور مالکی فقہ میں سخت اختلافات موجود ہیں۔ اب اگر شیعوں کو یہ حق دیا جائے۔ کہ وہ اپنی فقہ کے مطابق عمل کریں تو حنفیوں۔ حنبلیوں۔ شافعیوں اور مالکیوں کو بھی الگ الگ اپنے سکول کے مطابق فیصلے کروانے کا حق دینا لازمی ہوگا۔ اور یہ کہنا کہ ان چاروں اماموں کی فقہ میں قانون شریعت ایک ہی ہے سراسر غلط ہے۔ تقریباً ہر مسئلہ میں خواہ وہ حکومت سے تعلق رکھتا ہو یا عام اسلامی عبادات کے متعلق ہو چاروں اماموں میں اختلافات ہیں۔ اور جو اس سے انکار کرتا ہے وہ دوسروں کو ہی نہیں بلکہ اپنے آپ کو بھی دھوکا دیتا ہے۔

یہاں ہم یہ بھی عرض کر دیتے ہیں کہ معاصر جس جماعت سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کے امیر اور مقتدر علماء اپنی تقریروں اور تحریروں میں کئی بار یہ اعلان کر چکے ہیں۔ کہ یہاں مقامی قانون اکثریت کی فقہ کے مطابق بنایا جائے گا۔ اب یہاں اکثریت حنفی مذہب والوں کی ہے۔ اور خود ہم بھی حنفی فقہ ہی کو ترجیح دیتے ہیں۔ لیکن ہم اس بات کو نہیں مانتے کہ پاکستان کا مقامی قانون حنفی فقہ کے مطابق بنایا جائے۔ بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ جو قانون شریعت یہاں بنایا جائے۔ وہ اتنا وسیع ہونا چاہیئے کہ جس کو تمام فرق اسلامیہ خواہ ان میں سے کوئی کتنا بھی چھوٹا کیوں نہ ہو تسلیم کرلے اور اس میں کوئی چیز ایسی نہ ہو جو اس کی فقہ کے خلاف ہو۔ یہاں کی اسلامی حکومت اسلام کے وسیع ترین اصولوں پر بنائی جائے۔ جو کسی فرقہ کے اختلافی مسئلہ سے نہ ٹکراتا ہو۔

اگر ایسا نہ ہوا اور ہمارے سیاسی علماء نے جو آجکل قانون شریعت پر بہت زور دے رہے ہیں کوئی ایسا قانون منوا لیا تو یقیناً وہ ریاست کے لئے سخت ضرر رساں ثابت ہوگا۔

سچی بات یہ ہے کہ اسلامی ریاست کے ایسے وسیع بنیادی اصول مقرر کرلینا موجود علمائے اسلام کہلانے والوں کے بس کی بات نہیں ہے۔ ان کے دلوں میں بعض اپنے آپ کو اسلامی کہلانے والے فرقوں کے خلاف سخت تعصب بیٹھا ہوا ہے۔ جو شاید خود ان کو بھی محسوس نہیں ہوتا محض چند چیدہ چیدہ علماء کے اسلام کہلانے والوں کا اکٹھا ہو کر اسلامی ریاست کے بنیادی اصول بنا لینا کسی طرح ان خامیوں سے خالی نہیں ہو سکتا جو قدیم سے دلوں میں بیٹھے ہوں تعصب کی وجہ سے پیدا ہونا ضروری ہیں۔

قانون ساز اسمبلی کے راستہ میں دراصل یہی سب سے بڑی روک ہے۔ کہ ابھی تک وہ دستور نہیں بنا سکی اس لئے جب تک وہ لوگ جو اس وقت "قانون شریعت" کی نعرہ بازی کر رہے ہیں۔ اس روک کو پوری طرح محسوس نہیں کریں گے۔ اور جب تک وہ کوئی صحیح تصور قانون شریعت کا جو اتنا وسیع ہو کہ جسے کسی سکیم کو قبول کرنے میں دقت نہ ہو نہ بنائیں گے اس وقت تک دستور سازی میں مشکلات موجود رہیں گی۔

اس کا علاج یہی ہے کہ ہمارے علماء کو نعرہ بازی چھوڑ کر دستور ساز اسمبلی کو ایسے ٹھوس مشورے دینا چاہئیں کہ وہ جلد از جلد کوئی ایسا وسیع قانون شریعت بنانے میں کامیاب ہو جائے جو مختلف فرقوں کے باوجود ملک میں بغیر کسی تنازعہ کے نفاذ پذیر ہوسکے۔ ورنہ محض شریعت شریعت کی رٹ لگانے سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا

مبلغین کی فوری توجہ کیلئے

جملہ مبلغین کو بذریعہ سرکلر رمضان شریف سے قبل اطلاع دی گئی تھی۔ کہ وہ رمضان المبارک کے ایام میں دورہ کرنے کی بجائے اپنے ہیڈکوارٹر میں قیام کرکے قرآن کریم کا درس دیں۔ اور رپورٹ میں اس کا ذکر کریں۔ لیکن بعض مبلغین کی طرف سے ابھی تک تفصیلی رپورٹیں موصول نہیں ہوئیں لہذا بذریعہ اعلان ہذا جملہ مبلغین کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر مندرجہ ذیل عنوانات کے ماتحت درس کی رپورٹ مرتب کرکے بھجوا دیں۔

(۱) رمضان شریف میں قرآن کریم کے کتنے پاروں کا درس دیا گیا۔

(۲) مقامی جماعت کے بالغ افراد کی تعداد کیا ہے۔

(۳) اوسط حاضری کتنی رہی

نوٹ۔ قرآن کریم کے درس کے علاوہ اگر حدیث کا درس بھی دیا گیا ہو۔ تو اس کی تفصیلات سے بھی اطلاع دی جائے:

ناظر دعوۃ و تبلیغ

"التبلیغ" کے متعلق اعلان

"واقعہ کراچی کے متعلق رائے عامہ" شائع کرکے جماعتوں کو بھجوایا جا رہا ہے۔ ہر جماعت کو اس کی زائد ضرورت ہو۔ دفتر نشر و اشاعت ربوہ سے منگوا لے۔ ناظر دعوۃ و

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۳ جولائی ۱۹۵۲ء

عشق اور عقیدہ کا معاملہ

مولوی محمد علی صاحب جالندہری نے ایک پریس کانفرنس میں حکومت کے رویہ پر جو اس نے امن عامہ کے لئے اختیار کیا ہے نکتہ چینی کی ہے۔ حکومت پر جو آپ نے اعتراضات کئے ہیں۔ اس کا جواب تو حکومت کی طرف سے آج کے اخبارات میں شائع ہو چکا ہے ہم یہاں صرف ایک بات کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے اپنے بیان میں فرمایا ہے کہ

ختم نبوت کا عقیدہ صرف مجلس احرار کا ہی نہیں بلکہ ہر مسلمان کا جزو ایمان ہے۔ اور ناموس رسول کی حفاظت ہر کلمہ گو کا فرض اولین ہے،

پھر آپ نے کہا:۔

ان کا جرم صرف اتنا ہے۔ کہ انہوں نے مساجد کے اندر حدیث لا نبی بعدی کی تشریح کی۔

اس کے بعد آخر میں آپ فرماتے ہیں۔

یہ معاملہ سیاست کا نہیں عشق اور عقیدہ کا ہے

(آزاد ۲ جولائی ۱۹۵۲ء)

ان اقتباسات کو پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ مولوی محمد علی صاحب جالندہری یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ جن کو حکومت نے گرفتار کیا ہے۔ ان کا گناہ صرف اتنا تھا کہ انہوں نے "ختم نبوت" کے مسئلہ پر تقریریں کی تھیں۔ حکومت نے ان معصوموں کو ناحق گرفتار کر لیا۔ ہمارا یہ کہنا نہیں کہ ہمیں کسی کی گرفتاری سے کوئی خوشی ہوئی ہے لیکن یہ دیکھنا ہے کہ دوسرے مسلمانوں کو اشتعال دلانے کے لئے "ختم نبوت" کے مسئلہ کو محض ایک بہانہ بنایا ہوا ہے۔ جس شخص نے خود مولوی محمد علی صاحب کی وہ تقریریں پڑھی ہیں جو آزاد میں شائع ہوتی رہی ہیں۔ اس کو معلوم ہو سکتا ہے کہ آپ اکثر اپنی ان تقریروں میں یہی فرماتے رہے ہیں کہ پہلے مولویوں نے جنہوں نے مرزائیت کی مخالفت کی غلطی کی کہ ان کے ساتھ مذہبی مسائل پر جھگڑتے رہے۔ اس لئے وہ ناکام ہوتے رہے۔ یہ تو ایک سیاسی جماعت ہے۔ اس کو مذہب سے کوئی تعلق واسطہ نہیں۔ چنانچہ آپ کی ان تقریروں میں آپ دیکھیں گے کہ "مذہبی مسائل" پر شاذ و نادر ہی کوئی بات آپ کی زبان سے نکلی ہو۔ اس کے برخلاف جماعت احمدیہ اور اس کے قابل احترام بزرگوں پر اتہامات لگاتے رہے ہیں۔ اور ذرا ذرا سی بات کا بتنگڑ بنا کر سیاسی رنگ میں پیش کرتے رہے ہیں

اس وقت ان باتوں کو یہاں دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم یہاں صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ آج آپ اپنی تمام پچھلی تقریروں کو محو کر دینا چاہتے ہیں۔ اور نہایت معصوم بن کر فرما رہے ہیں کہ مساجد میں تو صرف "ختم نبوت" کے مسئلہ پر علمی تقاریر ہوتی رہی ہیں اور حدیث لا نبی بعدی کی توضیح کی جاتی رہی ہے۔ اور حکومت ہے کہ اس نے ناحق مسلمانوں کو گرفتار کر لیا۔

اب اگر کسی انسان میں ذرا سی بھی عقل ہو تو وہ سمجھ سکتا ہے کہ حکومت خدانخواستہ اتنی بے وقوف نہیں ہو سکتی کہ وہ محض ایک اختلافی مذہبی مسئلہ کے متعلق پُر امن اور علمی تقریروں کی وجہ سے لوگوں کو گرفتار کرتی پھرے۔

اس واقعہ کے متعلق جن اخبارات نے کچھ لکھا ہے خواہ انہوں نے اور کچھ بھی لکھا ہو احراریوں کے طریق کار کی مذمت کی ہے۔ چنانچہ آفاق نے لکھا ہے۔

احرار نے اپنے صحیح مطالبہ کو منوانے کے لئے ہلڑ بازی ہنگامہ آرائی اور اب قانون شکنی کا جو طریقہ کار اختیار کیا ہے۔ اس سے ہم کو اصولاً اختلاف ہے۔ اور ہم احرار زعما کو ان غلط تدابیر سے باز رکھنے کی خاطر ٹوکنا بھی اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

(روزنامہ آفاق لاہور ۲ جولائی ۱۹۵۲ء)

اور "مغربی پاکستان" لکھتا ہے۔

"ہمیں افسوس ہے کہ احرار کے بعض بڑے لیڈر بھی گرفتار کر لئے گئے۔ لیکن احرار جو ہمیشہ اپنی تقریروں سے ہیجان پیدا کر سکتے تھے۔ آج بھی ملک کے استحکام کے لئے اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار نہیں لا سکتے۔ بلکہ غلط قسم کا قدم اٹھا کر اذیتوں اور افتراق کا نیا باب شروع کر دیتے ہیں"۔

(روزنامہ مغربی پاکستان ۲ جولائی)

مولوی محمد علی صاحب نے اپنے بیان کے آخر میں عقیدہ اور عشق کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ اس کے متعلق ہم صرف اتنا عرض کرتے ہیں کہ اگر واقعی آپ کو

حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم

کے ساتھ عشق ہے۔ تو آپ کو ہرگز وہ باتیں نہیں کرنا چاہئیں۔ جن کا ذکر اخبارات نے کیا ہے۔ یہ طریق تو اس سراپا رحم و عفو ذات کے عشق کے سراسر منافی ہے۔ کاش آپ کو اس ذات کے ساتھ ذرا سا بھی عشق ہوتا۔

کیا قانون شریعت کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں

ایک معاصر لکھتا ہے۔

جب دستور ساز اسمبلی سے یہ مطالبہ کیا جاتا ہے۔ اور عوام کے سامنے اس مطالبہ کو پیش کیا جاتا ہے کہ پاکستان میں اسلامی شریعت کا نفاذ ہونا چاہئیے اسی پر قانون ملکی کی بنیاد اٹھنی چاہیئے اور اسی کے مطابق اس ملک کے نظام زندگی کو ڈھالنا چاہیئے۔ تو بعض بو الفضول بڑا بو یلا سامنہ بنا کر پوچھتے ہیں کہ

مطالبہ تو بجا ہے مگر وہ کونسی شریعت اسلامی ہے جس کے مطابق ملک کا آئین اور قانون بننا چاہیئے۔ سنیوں کی شریعت شیعوں کی شریعت۔ اہلحدیث کی شریعت۔ بریلویہ کی شریعت یا دیوبندیوں کی شریعت۔ . . . .

اس سے بھی زیادہ مزے کی بات یہ ہے کہ ائمہ ہدیٰ کی جن فقہی اختلافات کو یہ لوگ مختلف شریعتوں کا نام دیتے ہیں یا دیوبندی بریلوی۔ اہلحدیث قادیانی مرزائی وغیرہ اختلافات کو پیش کر کے یہ اسلام کی آمد کو روکنا چاہتے ہیں۔ ان کا کوئی تعلق شریعت اسلامی کے اختلافات سے نہیں۔ مثلاً مرزائیوں کا سب سے بڑا مسئلہ حیات و ممات مسیح ہے ؎

ابن مریم مر گیا یا زندۂ جاوید ہے

اس کا قانون شریعت سے کوئی تعلق نہیں اسی طرح علم غیب رسول اور امکان کذب باری رفع یدین اور تراویح کی تعداد کے مسائل بھی قانون شریعت سے متعلق نہیں۔ مسلمانوں کے تمام فرقے حنفی۔ حنبلی۔ شافعی۔ مالکی۔ قانون شریعت کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں رکھتے۔" (تسنیم ۲ جولائی)

"مرزائیوں" کے متعلق جو کچھ معاصر نے لکھا ہے ہم اس کے متعلق یہاں کچھ عرض نہیں کرنا چاہتے۔ اس کا صرف مخالفین احمدیت کے انداز اخلاق سے تعلق ہے۔ اس لئے ہم اس کو اس وقت نظر انداز کرتے ہیں۔ اصل بات جو قابل غور ہے۔ اور جس پر ہم نے ہمیشہ زور دیا ہے۔ اور جس کو معاصر چھپانا چاہتا ہے وہ یہ ہے کہ بے شک سب مسلمان چاہتے ہیں کہ یہاں شریعت کا قانون رائج ہونا چاہیئے۔ لیکن شریعت کا قانون کسی خاص فرقہ کی فقہ کے مطابق نہیں ہونا چاہیئے۔ خواہ وہ فرقہ اکثریت میں ہو یا اقلیت میں۔ بلکہ حکومت کے بنیادی اسلامی اصول اسلام کے نہایت وسیع اصولوں پر ہونے چاہئیں۔ یعنی بنیادی اصولوں پر کوئی ایسی بات نہیں آنی چاہیئے۔ جو کسی فرقہ کے لئے جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا ہو قابل قبول نہ ہو۔

مثال کے طور پر شیعوں اور موجودہ سیاسی سنی علما کے مابین خلافت کے متعلق اصولی اختلاف ہے۔ دیوبندی حضرات اور مودودی صاحب کے مطابق خلیفہ کو انسان ہی انتخاب سے مقرر کر سکتے ہیں۔ اور وہی ان کو معزول بھی کر سکتے ہیں۔ شیعہ حضرات اس کے خلاف انتخاب سے تقرر و عزل خلیفہ کے قائل نہیں۔ بلکہ وہ مانتے ہیں کہ خلیفہ کو خدا ہی مقرر کرتا ہے۔ اور کوئی انسان یا انسانی مجلس اسکو معزول نہیں کر سکتی اگرچہ اہل سنت کا بھی اصل عقیدہ یہی ہے۔ مگر جیسا کہ ہم نے عرض کیا ہے۔ آج تقریباً تمام سیاسی اہل سنت کہلانے والے علماء اس عقیدہ سے انکاری ہیں۔ اور ان کے نزدیک خلفائے راشدین بھی انتخاب سے ہی مقرر ہوئے تھے۔ اور وہ بھی معزول ہو سکتے تھے۔

اب سنی سیاسئین خاصکر آجکل جو شریعت کے قانون پر بڑا زور دے رہے ہیں۔ یہی عقیدہ رکھتے ہیں۔ اور ان کا عقیدہ شیعوں کے عقیدہ خلافت سے بنیادی اختلاف رکھتا ہے۔ اس لئے ان کے نزدیک پاکستان میں جو بھی حکومت اسلامی حکومت کے نام سے قائم ہوگی۔ وہ قطعاً الٰہی حکومت نہیں ہوگی۔ بلکہ وہ ایسی ہی حکومت ہوگی جیسی کہ مغربی جمہوریتیں ہیں۔ خواہ ہم اس کا نام اسلامی جمہوریت رکھیں یا کچھ اور۔

اب مثلاً پاکستان میں اہل سنت والجماعت بھی ہیں اور شیعہ بھی ہیں۔ دونوں کی فقہوں میں سخت اختلاف ہے۔ اس لئے شیعوں کا یہ مطالبہ نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ جو مقامی قانون ملک میں رائج ہو۔ وہ کسی خاص فقہ کے مطابق نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ شیعوں کے لئے اس کی پابندی مشکل ہوگی۔ اس کے جواب میں یہ کہا جاتا ہے کہ شیعوں کو اجازت ہوگی۔ کہ وہ اپنی فقہ کے مطابق فیصلے کرائیں۔ اس کے یہ معنے ہوں گے کہ ہر اسلامی فرقہ کو اختیار رہے گا کہ وہ اپنی فقہ کے مطابق فیصلے کرائے۔

مثلاً بہت سے ایسے مسائل ہیں جو حکومت سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور جن میں خود چاروں اماموں کا سخت اختلاف ہے۔ جو اس فرقہ بندی سے ظاہر ہوتا ہے۔ جو ان اماموں کے نام پر مسلمانوں میں موجود ہے۔ حنفی۔ حنبلی۔ شافعی۔

(باقی دیکھیں ص ۷)

حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدھا کی سیرت طیبہ

واقعات کی روشنی میں

(گذشتہ سے پیوستہ)

مکرم محمد عبد اللہ صاحب ڈائرکٹر فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ لاہور تحریر فرماتے ہیں:۔

خاکسار کے دادا جان مرحوم و مغفور حاجی مستری محمد موسیٰ صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ یہ اللہ تعالےٰ کا خاص فضل ہے۔ کہ ہمارے مکان واقع نیلہ گنبد پر حضور علیہ السلام نیز حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور متعدد جلیل القدر صحابہ تشریف لاتے رہے۔ حضرت اماں جان رضی اللہ تعالےٰ عنہا بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہمراہی میں چند بار تشریف لائیں اور حضور علیہ السلام کی وفات کے بعد بھی کثرت سے تشریف لائیں۔

حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا اللہ تعالیٰ کی ہزار ہزار رحمتیں اور برکتیں آپ پر نازل ہوں۔ ہمارے خاندان پر بڑی شفقت فرمایا کرتی تھیں۔ آپ کی تشریف آوری پر ہم میں سے ہر ایک یہی محسوس کرتا۔ کہ ہمارے لئے عید کا چاند طلوع ہو گیا ہے۔ باوجودیکہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو دنیا بھر کی عورتوں پر تفوق عطا فرمایا تھا۔ آپ اپنے خدام سے بڑے ہی لطف و کرم کا سلوک فرماتیں اکثر بار جب آپ لاہور تشریف لائیں۔ تو جہاں بھی قیام فرمایا۔ رقعہ یا پیغام بھیج کر دادی جان اور والدہ صاحبہ یا ان میں سے کسی ایک کو یاد فرماتیں۔ اور اس طرح انہیں خدمت کی برکت حاصل ہوتی۔ جب کبھی بھی آپ نیلہ گنبد تشریف لائیں تو مکان میں داخل ہوتے ہی فرماتیں۔ "کرڑیو تہاڈا کی حال اے" مکان کے کھلے حصہ میں قیام فرماتیں۔ اور انفرادی طور پر حال دریافت فرماتیں۔ ہمارے خاندان کے بعض افراد نے عرض کیا۔ کہ اماں جان رضؓ۔ ہمارا مکان تنگ ہے۔ اور آپ کے تشریف رکھنے کے شایان شان نہیں۔ دعا فرماویں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں بہتر مکان عطا کرے فرمایا نہیں! یہ مکان تمہارے لئے بڑا برکت والا ہے کیونکہ یہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لاچکے ہیں۔ اس مکان کو نہ چھوڑنا۔

سنہ ۱۹۱۱ء کا ذکر ہے۔ کہ میرے چچا عبد المجید صاحب قادیان میں مدرسہ احمدیہ میں پڑھا کرتے تھے۔ آموں کا موسم آیا۔ تو اس سراسر رحمت و شفقت کے مجسمہ نے ایک ٹوکرا آموں کا بھر کر بورڈنگ میں چچا عبد المجید صاحب کے پاس بھجوایا۔

خلافت ثانیہ کی ابتداء میں ایک دفعہ لاہور تشریف لائیں۔ تو ہمارے مکان واقع برانڈرتھ روڈ پر تشریف لائیں۔ اس موقع پر ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اور ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کے گھر سے بھی مستورات ملنے کے لئے آئیں۔ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب گلے لگ کر رونے لگیں۔ حضرت اماں جان رضؓ نے فرمایا۔ رونے کی کیا بات ہے۔ ہم میں تو کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ آپ ہی بدل گئی ہیں۔ پھر دادی جان کو فرمایا۔ کہ یہ ہمارے مہمان ہیں۔

خاکسار سنہ ۱۹۴۶ء میں تحریک جدید کے ماتحت سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد سے امریکہ تعلیم کے لئے گیا۔ قیام امریکہ کے دوران میں ایک بار خبر آئی۔ کہ امریکہ میں کسی جگہ سخت طوفان یا زلزلہ آیا ہے۔ والدہ صاحبہ گھبرائی ہوئی تھیں۔ حضرت اماں جان رضؓ کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کیا۔ فرمایا۔ "تم عبد اللہ کے متعلق کیوں فکر کرتی ہو۔ وہ دین کی خدمت کے لئے گیا ہے اللہ تعالیٰ خود اس کی حفاظت کرے گا۔"

خاکسار عرض کرتا ہے۔ کہ حضرت اماں جان مرحومہ و مغفورہ کے اس یقین سے بھرے ہوئے ارشاد اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ کہ خاکسار کو اللہ تعالےٰ نے ہر وقت اپنی حفاظت میں رکھا۔ اللہ تعالےٰ نے مجھے توفیق دی ہے۔ کہ کرۂ ارض کا ایک مکمل چکر لگا آیا ہوں۔ اور انگلستان سے پاکستان تک بیس بائیس ممالک میں سے کار کے ذریعہ سفر کر کے دریاؤں۔ پہاڑوں سمندروں اور ریگستانوں سے گزرتا ہوا صحیح سلامت واپس آپہنچا ہوں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

سیدۃ النساء حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے خدام اور خادمات کی خدمت کی دل سے قدر فرماتیں۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ والدہ صاحبہ حاضر خدمت تھیں۔ کہ فرمایا مجھے ضرورت ہے۔ کہ کوئی اس چارپائی کی بان کو کس دے۔ چنانچہ والدہ صاحبہ نے فوراً یہ خدمت سرانجام دینے کی سعادت حاصل کی۔ اس پر بہت خوش ہوئیں۔ اور فرمایا۔ کہ "اللہ تیریاں سب دعاواں قبول کرے۔"

محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر گوہر الدین صاحب تمن ضلع اٹک سے تحریر فرماتی ہیں:۔

میری ایک رشتہ کی ممانی بیوہ ہو گئیں۔ لاولد تھیں۔ اور کوئی عزیز قریب بھی نہ تھا۔ بس خاوند تھا۔ جو فوت ہو گیا۔ بیوگی کے بعد مجھے ساتھ لے کر اماں جان سے ملنے آئیں۔ اماں جان رضؓ نے گلے سے لگایا۔ اور فرمایا۔ "ہائے تیری جوڑی بچھڑ گئی۔" چہرہ پرسکون مگر یہ جملہ اس درد میں ڈوبا تھا۔ کہ میں اس وقت کم عمری کے باوجود اس کی شدت محسوس کر رہی ہوں۔ اور آج بھی حضرت خلیفہ اول رضؓ اور عبد الحی کی وفات پر میں نے آپ کی آنکھوں میں آنسو دیکھے۔ سوائے آنسوؤں کے باقی پرسکون و باوقار کیفیت۔

محترمہ امۃ الحفیظ بیگم کی شادی تھی۔ کسی شاعر نے اس موقعہ پر سہاگ گیت پنجابی میں بنائے تھے۔ جماعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد یہ پہلی تقریب کہ رہی تھی۔ میری بڑی ہمشیرہ ان محترمہ کی استانی ہیں۔ رخصتانے کے روز وہ بھی وہاں تھیں۔ ہنس کر فرمایا۔ "پہلے حفیظ کی استانی کو تو دلہن بنالو" بیش قیمت دوپٹہ کے علاوہ گلے میں نہایت قیمتی جڑاؤ زیور پہنایا۔

میں برما سے قادیان اپنے والدین کے پاس آئی ہوئی تھی۔ ہمارے گھر سے دار المسیح میں آواز پہنچنا آسان ہے اگر آواز زور کی ہو۔ ایک روز میں گھر میں نہ تھی۔ میری چھوٹی بہن سیڑھیوں سے گر پڑی۔ جس پر وہ اور دوسرے بھائی بہن خوب چلائے۔ ان کا شور اماں جان رضؓ کے کان تک پہنچا۔ آپ مغرب کی نماز کے لئے وضو فرما رہی تھیں۔ یکے بعد دیگرے کئی عورتوں کو ہمارے گھر روانہ کر دیا۔ کہ دیکھو "شاید حفیظ کو دورہ ہوا ہے۔" وضو کر چکنے کے بعد خود بھی برقعہ پہن کر چل پڑیں۔ ابھی احمدیہ چوک تک تشریف لائی تھیں۔ کہ ان کی بھیجی عورتیں واپس آتی مل گئیں۔ خیریت معلوم ہونے پر واپس لوٹ گئیں۔ دوسرے دن میں حاضر ہوئی۔ تو گلے لگا کر فرمایا۔ کل شام کو تمہارے گھر سے آوازیں آئیں۔ تو میں اس خیال سے گھبرا گئی۔ کہ تم کو شاید دورہ ہوا ہے۔ عورتوں کو روانہ کرنے کے بعد خبر گیری کے لئے میری تسلی نہ ہوئی۔ اس لئے میں خود بھی دوڑی۔ میں نے کہا اس کی ماں بھی نہیں نہ یہاں میاں ہے۔ اس لئے میں خود جاؤں۔ اللہ۔ اللہ آج کون ہے جو ہمارے درد میں اس طرح شریک ہو۔ صرف اس لئے کہ ان کی روحانی بیٹی جو چند روز کے لئے آئی ہے۔ اور تنہا ہے۔ اسے اس بیماری میں تسکین کی ضرورت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کے بیشمار فضل ہوں آپ کے مرقد پاک پر۔

میرے شوہر محترم سالہا سال بیمار رہے۔ میں دعا کے لئے آپ کی خدمت میں عرض کرتی۔ پھر جب کبھی دار الامان آتی۔ اور چونکہ میرے شوہر بیماری کے سبب آنہ سکتے۔ مجھ سے ان کی بیماری کی ذرا ذرا کیفیت دریافت فرماتیں۔ غذا۔ پرہیز۔ آرام کے بیش بہا مشورے عطا فرماتیں۔ تسلی دیتیں اور آخر میں "میں دعا کروں گی۔ اللہ فضل کرے گا۔"

میرا بچہ بابر سلمہٗ نو دس سال کا تھا۔ جب میں ایک دفعہ دار الامان آئی۔ یہ بچہ مجھے کہنے لگا۔ امی مجھے روز اماں جان رضؓ سے ملا لایا کرو۔ اب میں ان سے مل سکتا ہوں۔ پھر بڑا ہو جانے پر اماں جان رضؓ مجھ سے پردہ کرنے لگیں گی۔ میں پھر کہاں مل سکوں گا۔

بات معقول تھی۔ میں اسے لے گئی۔ اماں جان رضؓ نے محبت سے اپنے پاس بٹھایا۔ بسکٹ دیئے۔

. . . .

. . . .

. . . .

ایک مرتبہ میں آپ کے پاس بیٹھی تھی۔ کوئی عورت اپنے کسی بیمار عزیز کے حالات آپ کو سنا رہی تھی۔ آخر میں اس نے کچھ ایسی بات کہی۔ گویا کہ کسی علاج سے فائدہ نہ ہوا۔ مگر فلاں تدبیر سے اب اسے آرام ہوا۔ اماں جان رضؓ نے اسی پروقار انداز سے فرمایا۔ تم یہ کیوں نہیں کہتیں۔ کہ اس تدبیر سے منشائے الٰہی شامل حال ہوا۔ اب اسی کے فضل سے آرام ہے۔"

برما پر جاپانی محاصرہ کے وقت میں اور ڈاکٹر صاحب وہیں تھے۔ جب کئی برس بعد ہر طرف امن و امان ہو گیا۔ تو ہم اپنے پیارے مرشد و مرکز کی طرف شوق کے قدموں سے لوٹے۔ جب اماں جان رضؓ نور اللہ مرقدھا سے شرف دید پایا۔ آپ نے انتہائی محبت سے سینہ سے لگا لیا۔ بڑی دیر تک لگائے رکھا۔ جب علیحدہ فرمایا۔ تو میں وہ کیفیت بیان کرنے سے قاصر ہوں۔ جس کے ساتھ آپ نے فرمایا۔ "میں جب برما میں بمباری کی خبر سنتی تو کہتی "اللہ میری حفیظ۔ اللہ میری حفیظ"۔ آہ میری پیاری اور مقدس ماں دنیا بھر کی نعمتوں سے بالا تر تھی۔

تبصرہ

دو نہایت مفید ٹریکٹ

(۱) New Discovery about The life of Jesus.

یہ بڑے سائز کے چار صفحے کا ٹریکٹ ہے۔ جو تین زبانوں میں طبع ہوا ہے۔ دو صفحے انگریزی میں ہیں۔ ایک صفحہ عربی میں اور ایک صفحہ اردو میں ہے۔ اس میں انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا میں مطبوعہ حضرت مسیح علیہ السلام کی تین تصاویر بھی شائع ہوئی ہیں۔ جن میں سے ایک جوانی کی۔ ایک ادھیڑ عمر کی۔ اور ایک بڑھاپے کی تصویر ہے۔ یہ مضمون موجودہ عیسائیت کے قصر باطل کے خلاف کارگر حربہ ہے۔ عمدہ سفید کاغذ پر دوبارہ طبع ہوا ہے۔ قیمت فی سینکڑہ چار روپے مقرر ہے علاوہ محصول ڈاک۔

(۲) کلمۃ الیقین فی تفسیر خاتم النبیین

یہ سولہ صفحات کا ٹریکٹ ہے۔ جو خاتم النبیین کے معنوں کے متعلق ایک فیصلہ کن بحث پر مشتمل ہے ضرورت ہے۔ کہ احباب اس ٹریکٹ کو ہر پڑھے لکھے مسلمان تک پہنچائیں۔ تا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بلند شان کا سب کو پتہ لگ سکے۔ قیمت فی سینکڑہ پانچ روپے سفید کاغذ کی اور چار روپے فی سینکڑہ عام کاغذ کی علاوہ محصول ڈاک ہے۔ نوٹ:۔ ہر دو ٹریکٹوں کا ایک ایک نسخہ منگوانے کے لئے تین آنے کے ٹکٹ ارسال فرمائیں۔ ملنے کا پتہ:۔ مکتبہ الفرقان احمد نگر ضلع جھنگ (پاکستان)

مکہ یا کعبہ گھومنے کی ساکھی اور سکھ لٹریچر

۲

(از مکرم عباد اللہ صاحب گیانی امرتسری)

سکھ صاحبان نے اس عرصہ میں اپنی کتب میں جس طرح تحریف کی اس کی مثال شاید ہی مل سکے۔ بے شمار باتیں سکھ کتب میں نئی داخل کر دی گئی ہیں جن کا تاریخی لحاظ سے کوئی ثبوت نہیں ملتا اور بہت سی باتوں کو بکلی حذف کر دیا گیا۔ خصوصاً اکثر وہ حوالجات جو حضور نے اپنی کتب میں بابا صاحب کو مسلمان ثابت کرنے کی غرض سے پیش فرمائے سکھ کتب سے نکال دیئے گئے بلکہ سکھ تاریخ کی مشہور و معروف کتاب جنم ساکھی بھائی بالا کا بھی سرے سے ہی انکار کر دیا گیا۔ حالانکہ ان دنوں جنم ساکھی بھائی بالا ایک مذہبی اور درسی کتاب خیال کی جاتی تھی اور گوردواروں میں اس کی کتھا کا عام رواج تھا (ملاحظہ ہو کتک کہ وساکھ صفحہ ۹ دیباچہ) اور اس کی کتھا کرنے کا حکم گورو گوبند سنگھ کی طرف منسوب کیا جاتا تھا (ملاحظہ ہو بجے مکت گرنتھ ص ۳۸۴) اور سکھوں کے ودوان اسے سکھ تاریخ کی مستند کتاب تسلیم کرتے تھے (ملاحظہ ہو کتک کہ وساکھ ص ۹) اور یہاں تک کہتے تھے کہ اس میں جو کچھ لکھا ہے وہ گورو انگد صاحب نے لکھوایا ہے (تواریخ گورو خالصہ اردو ص ۵۵) بلکہ ایسے عقیدت مند بھی موجود تھے جو اسے ایک الہامی کتاب تسلیم کرتے تھے (ملاحظہ ہو کتک کہ وساکھ ص ۹)

سردار کرم سنگھ ہسٹوریین نے ۱۹۰۶ء میں اس جنم ساکھی کے خلاف ایک مستقل کتاب "کتک کہ وساکھ" کے نام سے شائع کی۔ اس میں بھائی بالا کو ایک فرضی وجود اور جنم ساکھی کو ایک جعلی کتاب ثابت کرنے کی پوری پوری کوشش کی۔ سردار صاحب کو ایسا کرنے کی کیوں ضرورت پیش آئی۔ اس کی وجہ انہوں نے خود ہی یہ بیان کی ہے۔

"اب آئے دن ایسی (جنم) ساکھیوں کی بنا پر غیر مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگ پنتھ پر حملے کرتے رہتے ہیں۔ لیکن پنتھ نے خاموشی اختیار کی ہوئی ہے۔"

(ترجمہ از کتک کہ وساکھ ص ۱۹)

اس سے صاف ظاہر ہے کہ جنم ساکھی بھائی بالا کے انکار کی بہت بڑی وجہ یہ بھی تھی کہ اس کی بنا پر غیر مذاہب کی طرف سے بعض ایسی باتیں سکھوں کے سامنے پیش کی جاتی تھیں۔ جن کا جواب سکھوں کے پاس کچھ نہ تھا۔ اور وہ باتیں وہی ہو سکتی ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۱۸۹۵ء میں شائع کردہ مقدس کتاب "ست بچن" میں بابا صاحب کے اسلام سے متعلق شائع فرما چکے تھے۔ کیونکہ انہی باتوں کا حقیقت میں کوئی جواب نہیں۔

جہاں تک مکہ یا کعبہ گھومنے کی ساکھی کا سوال ہے یہ بھی بعد کی ایجاد ہے۔ پراچین جنم ساکھیاں اس ساکھی سے بالکل خالی ہیں اور تحقیق کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ یہ ساکھی ۱۸۷۱ء سے ۱۸۹۵ء کے درمیانی عرصہ میں کسی وقت جنم ساکھی بھائی بالا میں داخل کی گئی ہے اور ظاہر ہے کہ یہ بھی سکھوں کی طرف سے بابا صاحب کے اسلام پر پردہ ڈالنے کی ایک ناکام کوشش ہے۔ چنانچہ ہمارے پاس جنم ساکھی بھائی بالا کے تین قلمی نسخے موجود ہیں۔ ان میں سے دو تو ایسے ہیں جو مردان کی حالی اس مشہور جنم ساکھی سے ملتے ہیں جو پیر محمد صاحب مردان کے پاس تھی اور جس کے متعلق ایک مرتبہ پروفیسر موہن سنگھ صاحب ایم۔ اے پی۔ ایچ۔ ڈی نے رسالہ آجکل دہلی میں لکھا تھا کہ:۔

"فقیر حقیر کی یہ رائے ہے کہ سکھ مذہب کے بانی سے متعلق ایسا جامع صحیح بیان اور کوئی نسخہ نہیں۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ وہ نسخہ ہے جو گورو انگد صاحب نے بنانے کے لئے تیار کروایا تھا یا یہ پہلی تحریر ہے۔ مگر یہ بات میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اس اصلی نسخہ کی انتقادی بھی نقل ہے جو شاید گورو گوبند صاحب نے بالکل ساہب مہاراجہ نے اصلی نسخہ سے یا اسی کی معتبر نقل سے تیار کروائی ہے۔"

(رسالہ آجکل دہلی یکم جون ۱۹۴۷ء)

ان تینوں نسخوں میں بابا صاحب کا مکہ معظمہ جا کر کعبہ کی طرف پاؤں پھیلا کر سونا اور پھر اپنے پاؤں سے مکہ یا کعبہ کو گھما دینا کہیں بھی مذکور نہیں۔ سردار کرم سنگھ ہسٹوریین کو بھی مسلم ہے کہ قلمی جنم ساکھیوں میں مکہ یا کعبہ گھومنے کا نام و نشان بھی نہیں۔

(ملاحظہ ہو کتک کہ وساکھ ص ۱۳۳)

اسی طرح ہمارے پاس جنم ساکھی بھائی بالا کا ایک مطبوعہ نسخہ بھی ہے جسے دیوان بوٹا سنگھ صاحب نے مطبع آفتاب لاہور سے ۱۹۲۸ بکرمی مطابق ۱۸۷۱ء میں شائع کیا تھا۔ اس جنم ساکھی کے صفحہ ۴۲ سے صفحہ ۴۹ تک بابا صاحب کے مکہ معظمہ جانے کی ساکھی موجود ہے مگر اس میں بھی ان کا کوئی ذکر نہیں کہ بابا صاحب نے مکہ معظمہ جا کر کعبہ کی طرف پاؤں پھیلائے اور پھر اپنے پاؤں سے مکہ یا کعبہ کو چکر دیا تھا۔

ان باتوں سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ۱۸۷۱ء تک جنم ساکھی بھائی بالا میں مکہ یا کعبہ گھومنے کی ساکھی کا کوئی نام و نشان نہ تھا۔ البتہ اس کے بعد کسی وقت اس ساکھی کو جنم ساکھی میں شامل کر دیا گیا اور یہی وہ زمانہ تھا جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بابا صاحب کے اسلام کا اعلان فرما چکے تھے اور سکھوں نے بابا صاحب کے اسلام کو چھپانے کے سلسلہ میں کوشش شروع کر دی تھی۔

[illegible]

جو لوگ اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ بابا صاحب نے فی الحقیقت اپنے پاؤں سے مکہ یا کعبہ گھما دیا تھا۔ میں ان کی خدمت میں ایک سوال عرض کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ کیا انہوں نے اس طرف بھی کبھی توجہ دینے کی زحمت گوارا فرمائی ہے کہ اگر فی الواقعہ بابا صاحب نے مکہ یا کعبہ کو گھما دیا تھا تو کیا وجہ ہے کہ ایسی عظیم الشان کرامت کا دنیا کی تاریخ میں کوئی ذکر نہیں۔ کیونکہ اگر مکہ معظمہ نے چکر کھایا تھا تو اسے ایک خوفناک اور ہولناک زلزلہ سے کم نہیں قرار دیا جا سکتا۔ اس لحاظ تو اس واقعہ کو دنیا کی تاریخ میں ایک خاص مقام درتبہ ملنا چاہیئے تھا۔ چنانچہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اس سوال کو مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کیا ہے:۔

"مکہ اسلام کا مرکز ہے اور لاکھوں صلحاء اور علماء اور اولیاء اس میں جمع ہوتے ہیں اور ایک ادنیٰ امر بھی جو مکہ میں واقعہ ہو فی الفور اسلامی دنیا میں مشہور ہو جاتا ہے۔ پھر ایسا عظیم الشان واقعہ جس نے اسلام اور قانون قدرت دونوں کو زیر و زبر کر دیا اور پھر ایسے نزدیک زمانہ کا کہ جس پر ابھی چار سو برس بھی نہیں گذرے وہ لاکھوں آدمیوں کو فراموش ہو جائے اور صرف سکھوں کی جنم ساکھیوں میں پایا جائے کیا اس سے بڑھ کر اور کوئی بھی قابل شرم جھوٹ ہوگا۔"

(ست بچن صفحہ ۲۲)

عجیب بات تو یہ ہے کہ اس واقعہ کو دنیا کی تاریخ میں جگہ نہ ملنے کے علاوہ سکھوں کی مقدس کتاب گورو گرنتھ صاحب سے بھی دور رکھا گیا ہے۔ جو لوگ اس واقعہ کو پتھر پر لکیر کی طرح خیال کرتے ہیں انہیں اس امر پر بھی غور کرنا چاہیئے کہ اگر فی الحقیقت بابا صاحب نے مکہ یا کعبہ گھمانے کا کوئی معجزہ دکھایا تھا تو پھر کیا وجہ ہے اسے گورو گرنتھ صاحب میں شامل نہیں کیا گیا۔ ایسے عظیم الشان معجزہ کو تو خاص طور پر جگہ ملنی چاہیئے تھی۔ اس کے برعکس بھگت نامدیو کا مندر کو پھیر دینا متعدد جگہ مرقوم ہے جیسا کہ ایک جگہ لکھا ہے:۔

اہنکار یاں نندکاں پٹھ دے
نامدیو مکھ لائیا۔ (آسا محلہ ۱ ص ۴۵۱)

ایک اور مقام پر یوں درج ہے:۔

جیوں جیوں نامہ ہرگن اچرے
بھگت جناں کو دیہرا پھرے

(بھیروں نامدیو ص ۱۱۶۴)

اس کے علاوہ ایک جگہ یہ بھی مرقوم ہے:۔

پھیر دیا دیہرا نامے کو
پنڈتین کو پچھوارلا

(ملار نامدیو ص ۱۲۹۳)

قطع نظر اس کے کہ نامدیو نے کوئی مندر پھیرا تھا یا بقول بعض لوگوں کے مندر پھرنے سے یہ مراد ہے کہ مندر کے لوگوں کے دل پھر گئے تھے۔ یا بقول سردار جی بی سنگھ یہ بھی ایک بے حقیقت بات ہے (ملاحظہ ہو بھگت نامدیو جی دا جیون چرتر مطبوعہ ۱۹۰۶ء ص ۲۸-۲۷ و رسالہ پنجابی ساہت اپریل ۱۹۴۲ء)

اس سے یہ ضرور ثابت ہوتا ہے کہ گورو گرنتھ صاحب میں نامدیو کا مندر گھمانا یا نامدیو کے لئے مندر کا گھوم جانا مرقوم ہے کہیں اس کے برعکس بابا صاحب کے پاؤں سے مکہ یا کعبہ گھومنے کا کہیں نام و نشان بھی نہیں۔ پس جو لوگ مکہ یا کعبہ گھومنے کی من گھڑت ساکھی کو درست تسلیم کرتے ہیں انہیں اس امر پر غور کرنا چاہیئے کہ اگر بابا صاحب کے متعلق اس قسم کی کوئی بات مشہور ہوتی تو یہ ناممکن تھا کہ بھگت نامدیو کے مندر پھیرنے کا تین جگہ ذکر درج کرنے والے گورو ارجن صاحب ایک جگہ بھی اسے درج نہ کرتے۔ اس سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ گورو ارجن صاحب کے زمانہ تک مکہ یا کعبہ گھومنے والی کوئی ساکھی موجود ہی نہ آئی تھی۔

الغرض اس حقیقت پر پردہ نہیں ڈالا جا سکتا۔ کہ مکہ یا کعبہ گھومنے کی ساکھی بہت بعد کی ایجاد ہے۔ جسے جنم ساکھی بھائی بالا میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بابا نانک صاحب کے اسلام کے اعلان کے بعد کسی وقت داخل کیا گیا ہے۔ ۱۸۷۱ء تک یہ ساکھی جنم ساکھیوں میں موجود نہیں اور ۱۸۷۱ء سے ۱۸۹۵ء کے عرصہ میں کسی وقت اسے جنم ساکھی کا حصہ بنا دیا گیا ہے۔

جن محرف و مبدل کتب کی بنا پر موجودہ زمانہ کے سکھ اس بات کو بیان کر رہے ہیں کہ جناب بابا نانک صاحب اسلامی حاجی بن کر مکہ معظمہ گئے تھے اور وہاں جا کر رات کو سوتے وقت آپ نے مکہ معظمہ گئے تھے اور وہاں جا کر رات کو سوتے وقت آپ نے مکہ معظمہ یا کعبہ کی طرف پاؤں کر دیئے تھے۔ ان سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ بابا صاحب کے پاؤں اتفاقیہ طور پر ادھر ہو گئے تھے یعنی آپ نے عمداً اس طرف پاؤں نہیں کئے تھے (ملاحظہ ہو جنم ساکھی بھائی بالا ص ۱۳۱ و جنم ساکھی اردو ص ۷۹ اور نانک پرکاش پور بادھ ۱ دھیائے ۵۸ و تواریخ گورو خالصہ ہندی ص ۱۴۵ و نانک پرکاش مصنفہ گورمکھ سنگھ ص ۵۰ و پنتھ پرکاش نواس ۵ ص ۱۵ و سورج دے جنم ساکھی ص ۲۲۳ وغیرہ)

اگر بالفرض یہ تسلیم کر لیا جائے کہ بابا صاحب مکہ معظمہ یا بیت اللہ شریف پاؤں کر کے سوئے تھے تو پھر اس کے ساتھ ہی یہ بھی مرقوم ہے کہ آپ کے پاؤں اس طرف اتفاقیہ ہو گئے تھے آپ کا مقصد مکہ یا کعبہ کی توہین کرنا یا کوئی کرامت دکھانا نہ تھا۔ پس یہ فرضی روایت سکھوں کو کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔ اور نہ اس سے بابا صاحب کی مکہ یا کعبہ سے متعلق اس عقیدت میں کوئی پردہ پڑ سکتا ہے۔ جو ان کے دل میں اسلام کے مرکز سے متعلق تھی اور نہ اس سے ان کا حج کرنا ہی چھپ سکتا ہے کیونکہ سکھ ودوان اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ اگر اتفاقیہ طور پر کسی سے گوربانی یا گورو کی بے ادبی ہو جائے تو اس کا کوئی گناہ نہیں ہوتا اور نہ اس سے انسان سکھ مذہب سے خارج ہو جاتا ہے۔ (ملاحظہ ہو سکھ قانون ٹھگ ساکھی پرمان ص ۲۹۳) (باقی)

اپنی اولاد کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں

(از مکرم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب لاہور)

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا خود بھی اللہ تعالیٰ کے شعائر اللہ میں سے تھے۔ بلکہ اُن کے بطن مبارک سے پانچ زندہ رہنے والے مبشر بچے پیدا ہوئے جن میں سے ہر ایک کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی میں آیۃ اللہ قرار دیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ان زندہ بچوں کیلئے جن میں ہر ایک کے ساتھ جماعت احمدیہ کے لئے مختلف ازمنہ میں مختلف ترقیات وابستہ ہیں بعض حسب ذیل الفاظ میں دعائیں فرمائی ہیں۔ میں احباب جماعت سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ دعائیہ الفاظ میں ہی دعائیں کریں۔ اور اس طرح اپنی اولاد کے حق میں بھی اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کی دعائیں میں۔ یہ ایک اچھا موقعہ اولاد کے حق میں دعا کرنے کا ہے۔

ربنا ھب لنا من ازواجنا وذریاتنا قرۃ اعین واجعلنا للمتقین اماما

کریما دور کر تو ان سے ہر شر
رحیما نیک کر اور پھر معمر
بنا ان کو نکوکار و خردمند
کرم سے ان پہ کر راہ بدی بند
ہدایت کر انہیں میرے خداوند
کہ بے توفیق کام آوے نہ کچھ پند
تو خود کر پرورش اے میرے اخوند
وہ تیرے ہیں ہماری عمر تا چند
مری اولاد جو تیری عطا ہے
ہر اک کو دیکھ لوں وہ پارسا ہے
نجات ان کو عطا کر گندگی سے
برأت ان کو عطا کر بندگی سے
رہیں خوشحال اور فرخندگی سے
بچانا اے خدا بد زندگی سے
وہ ہوں میری طرح دیں کے منادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی
عیاں کر ان کی پیشانی پہ اقبال
نہ آوے ان کے گھر تک رعب دجال
بچانا ان کو ہر غم سے بہر حال
نہ ہوں وہ دکھ میں اور رنجوں میں پامال
دعا کرتا ہوں اے میرے یگانہ
نہ آوے ان پہ رنجوں کا زمانہ
نہ چھوڑیں وہ ترا یہ آستانہ
مرے مولیٰ انہیں ہر دم بچانا
نہ دیکھیں وہ زمانہ بے کسی کا!
مصیبت کا الم کا بے بسی کا!
یہ ہوویں دیکھ لوں تقویٰ سبھی کا
جب آوے وقت میری واپسی کا

(اللہ تعالیٰ نے الوصیت میں ان پانچوں بچوں کو وصیت کرنے سے مستثنیٰ قرار دے کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبل از وقت ان کا متقی ہونا بتا دیا۔ ناقل)

اے قادر و توانا آفات سے بچانا!
ہم تیرے در پہ آئے ہم نے ہے تجھ کو مانا
کر ان کو نیک قسمت دے ان کو دین و دولت
کر ان کی خود حفاظت ہو ان پہ تیری رحمت
دے رشد اور ہدایت اور عمر اور عزت
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
اے میرے بندہ پرور کر ان کو نیک اختر
رتبہ میں ہوں یہ برتر اور بخش تاج و افسر
شیطاں سے دور رکھیو اپنے حضور رکھیو
جاں پُر سرور رکھیو دل پر سرور رکھیو
ان پر میں تیرے قرباں رحمت ضرور رکھیو
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
میری دعائیں ساری کریو قبول باری!
میں جاؤں تیرے واری کر تو مدد ہماری
لخت جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا
دے اس کو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا
دن ہوں مرادوں والے پُرنور ہو سویرا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
اس کے ہیں دو برادر ان کو بھی رکھیو خوشتر
تیرا بشیر احمد تیرا شریف اصغر
کر فضل سب پہ یکسر رحمت سے کر معطر
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
یہ تینوں تیرے بندے رکھیو نہ ان کو گندے
کر دور ان سے یارب دنیا کے سارے پھندے
اے میرے دل کے پیارے اے مہرباں ہمارے
کر ان کے نام روشن جیسے کہ ہیں ستارے
یہ فضل کر کہ ہوویں نیکو گہر یہ سارے
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
اے میری جاں کے جانی اے شاہ دو جہانی
کر ایسی مہربانی ان کا نہ ہووے ثانی
دے بخت جاودانی اور فیض آسمانی
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
سن میرے پیارے باری میری دعائیں ساری
رحمت سے ان کو رکھنا میں تیرے منہ کے واری
اپنی پناہ میں رکھیو سن کر یہ میری زاری
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
اے واحد یگانہ اے خالق زمانہ
میری دعائیں سن لے اور عرض چاکرانہ
تیرے سپرد تینوں دیں کے قمر بنانا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
ہر غم سے دور رکھنا تو رب عالمیں ہے
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
اقبال کو بڑھانا اب فضل لے کے آنا
ہر رنج سے بچانا دکھ درد سے چھڑانا
خود میرے کام کرنا یارب نہ آزمانا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
یہ تینوں تیرے چاکر ہوویں جہاں کے رہبر
یہ ہادیٔ جہاں ہوں یہ ہوویں نور یکسر
یہ مرجع شہاں ہوں یہ ہوویں مہر انور
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
اہل وقار ہوویں فخر دیار ہوویں
حق پر نثار ہوویں مولیٰ کے یار ہوویں
بابرگ و بار ہوویں اک سے ہزار ہوویں
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

فری ٹاؤن (افریقہ) میں سیرۃ النبیؐ کا پہلا کامیاب جلسہ

(از مکرم محمد ابراہیم صاحب خلیل مبلغ فری ٹاؤن)

اللہ تبارک و تعالیٰ کے فضل و کرم سے مسجد احمدیہ فری ٹاؤن میں ۲۷ رمضان نماز تراویح کے بعد ۹ بجے رات زیر صدارت مسٹر ستیو سی مصطفیٰ صاحب ایم۔ ایل۔ اے مسلم رئیس اعظم فری ٹاؤن سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا سالانہ جلسہ ہوا۔ سب سے پہلے خاکسار نے تلاوت قرآن کریم کی۔ ازاں بعد مسٹر سلیمان طالب علم نے حضور انور کے اخلاق پر تقریر کی۔ اس کے بعد مسٹر ابراہیم سیسے نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش اور بچپن کے دلچسپ حالات سنائے۔ پھر الفا بشیر نے جنگ بدر کا مفصل واقعہ اور اسلام بزور شمشیر نہیں پھیلا کے موضوع پر عمدہ تقریر کی۔ اس کے بعد مسٹر مانسرے نے اور مسٹر مٹ نے حضور انور کے دلچسپ سبق آموز اخلاق و حالات سنائے۔ پھر مسٹر مختار ڈین نے چند منٹ تقریر کی۔ پھر بندہ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا احسان طبقہ اناث پر تقریر کی۔ اور بتلایا کہ جیسی عمدہ اور اعلیٰ اسلام کی تعلیم ہے ایسی تعلیم کسی بھی مذہب کی نہیں ہے۔ مثلاً آزادی رائے تعدد ازدواج۔ نکاح بیوگان و مطلقہ۔ طلاق۔ جدی جائداد سے حصہ۔ اور تعلیم نسواں پر زور۔ لیکن افسوس ان سب باتوں پر مسلمانوں کا عمل نہیں رہا۔ اس لئے مغربی لوگ آئے دن اعتراضات کرتے رہتے ہیں۔ کہ اسلام نے عورت کو کوئی حقوق نہیں دیئے۔ حالانکہ اُن کو اپنے گھر کی خبر ہی نہیں۔ میرے بعد جناب صاحب صدر جلسہ نے عمدہ تقریر کی۔ اور لوگوں کو بتلایا کہ مسلمانوں کو اب گہری نیند سے جاگ پڑنا چاہیئے دیکھو یہاں مسیحی پادری اپنے جھوٹے مذہب کے لئے کس قدر کوشش کر رہے ہیں۔ اور ہم سب کو اپنی اولادوں کو صحیح اسلامی تعلیم احمدی مبلغین سے دلوانی چاہیئے۔ اور دو تین دفعہ کہا۔ کہ ان مبلغین کی ہر ممکن خدمت اور تعاون کرنا چاہیئے۔ بندہ کی تقریر اور عورتوں سے حسن سلوک اور اسلامی تعلیم، تعدد ازدواج پر مبرا تھا۔ آخیر پر بندہ نے دعا کرائی۔ اور سب کا شکریہ ادا کیا۔ جلسہ رات کے گیارہ بجے ختم ہوا۔ الحمد للہ۔ کہ مسجد احمدیہ لوگوں سے بھری ہوئی تھی۔ آئندہ جماعت کے احباب نے فیصلہ کیا کہ۔

جلسہ پیشوایان مذاہب ۲۰ جولائی اتوار کے دن کیا جائے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ حضرت بدھؑ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہم الصلوٰۃ والسلام کے حالات سنائے جائیں۔ میری بیوی اور بچی جب سے آئی ہیں آب و ہوا ناموافق ہونے کی وجہ سے سخت بیمار رہتی ہیں۔ کبھی بخار۔ کبھی دست۔ کبھی قے بندہ بھی بیمار ہے۔ ہم سب کی صحت یابی کے لئے درد دل سے احباب کرام سے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ دین کی خدمت کرنے کی توفیق بخشے۔ اور ہماری ناچیز قربانیوں کو قبول فرمائے اور ہم سب کا انجام بخیر ہو۔ آمین

جزاکم اللہ تعالیٰ

دعائے مغفرت

میرا چھوٹا بچہ عزیز نعیم احمد بتاریخ ۲۹-۶-۵۲ بروز اتوار آٹھ بجے صبح ہم سے جدا ہو کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جماعت سے استدعا ہے کہ بچے کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمانے کے لئے دعا فرمائیں نیز دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کی والدہ کو کامل صحت عطا فرمائے جو عرصہ سات ماہ سے بعارضہ فالج بیمار چلی آرہی ہے۔

(مبشر احمد مرادپوری پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۹۶ گ۔ ب لائل پور)

انتخاب عہدہ داران جماعت مقامی کے سلسلہ میں اس امر کو خاص طور پر ملحوظ رکھا جائے

جماعتوں میں جو عہدہ دار منتخب ہوں ۔ ان کے متعلق اس امر کا اطمینان کر لینا ضروری ہوگا ۔ کہ منتخب ہونے والے احباب قاعدہ ۸۱۸ الف قواعد و ضوابط صدر انجمن احمدیہ کی پابندی کرنے والے بھی ہیں یا نہیں ۔ احباب کی آگاہی کے لئے قاعدہ ۸۱۸ الف ذیل میں شائع کیا جاتا ہے ۔ تا کسی کو لاعلمی کا عذر نہ رہے ۔

قاعدہ ۸۱۸ الف کے الفاظ یہ ہیں :۔ "جو پریذیڈنٹ یا امیر یا سیکرٹری ہیں ۔ ان کے لئے لازمی ہے ۔ کہ وہ کسی نہ کسی مجلس میں شامل ہوں ۔ کوئی امیر نہیں ہو سکتا ۔ جب تک وہ اپنی عمر کے لحاظ سے انصار اللہ یا خدام الاحمدیہ کا ممبر نہ ہو ۔ کوئی پریذیڈنٹ نہیں ہو سکتا ۔ جب تک اپنی عمر کے لحاظ سے انصار اللہ یا خدام الاحمدیہ کا ممبر نہ ہو ۔ اگر اسکی عمر ۱۵ سال سے اوپر ۴۰ سال سے کم ہے ۔ تو اس کے لئے خدام الاحمدیہ کا ممبر ہونا لازمی ہوگا ۔ اور اگر وہ چالیس سال سے اوپر ہے ۔ تو اس کے لئے انصار اللہ کا ممبر ہونا لازمی ہوگا ۔"

آئندہ عہدہ داران کا انتخاب کرتے وقت اس قاعدے کی پابندی کو ملحوظ رکھا جائے ۔ کہ جو عہدہ دار منتخب ہوں ۔ ان کے متعلق مقامی جماعتوں کے زعماء صاحبان انصار و خدام کی تصدیق ساتھ بھجوائی جائے ۔ کہ منتخب ہونے والے احباب بلحاظ اپنی اپنی عمر کے ان مجالس کے ممبر ہیں ۔

(۲) جن جماعتوں میں ابھی تک یہ مجالس قائم نہ ہوئی ہوں ۔ ان جماعتوں کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کو چاہیئے ۔ کہ وہ فوراً اپنی اپنی جماعتوں میں مطابق قواعد و ضوابط انصار و خدام جو مرکز سے مل سکتے ہیں ۔ ان مجالس کا قیام عمل میں لائیں ۔ اور عہدہ داران جماعت ان مجالس کے ممبر بن کر محولہ بالا قاعدے کی پابندی کرنے والے ہو جائیں ۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

خوش قسمتی کا موقعہ

ایک دوست کراچی سے اپنی زندگی وقف کرتے ہوئے حضور کی خدمت میں لکھتے ہیں :۔

"پورے نو ماہ کے سوچ بچار کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں ۔ کہ اسلام کے لئے زندگی کو وقف کرنے سے زیادہ میری خوش قسمتی کا اور کوئی موقعہ نہیں ہو سکتا ۔" یہ جذبات کتنے مخلصانہ ہیں ۔ احمدیت کی صداقت کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے ۔ کہ احمدیہ جماعت کے افراد کے اندر قربانی کا بے پناہ جذبہ ہے ۔ انہیں جب بھی قربانی کے لئے بلایا گیا ہے ۔ وہ پروانہ وار شمع صداقت پر قربان ہوتے رہے ہیں ۔ اے احمدی نوجوانو ! آج پھر اسلام تمہیں زندگیاں وقف کرنے کی دعوت دیتا ہے ۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

دوسرا دینی نصاب

جماعتوں کی تعلیم و تربیت کے پیش نظر نظارت ہذا دوسرا دینی نصاب عنقریب جماعتوں کو بھیجنے والی ہے ۔ مہربانی کر کے جن جماعتوں نے پہلے دینی نصاب کا امتحان لیکر نتیجہ سے مرکز کو اطلاع نہیں بھجوائی ۔ وہ مہربانی کر کے جلد بھجوا دیں ۔ مبلغین صاحبان اس بارہ میں جلد کارروائی فرماویں ۔ (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

مضمون نگار حضرات توجہ فرمائیں

احباب کو یہ معلوم کر کے یقیناً خوشی ہوگی ۔ کہ مجلس خدام الاحمدیہ کا ماہوار مجلہ خالد کے نام سے منصۂ شہود پر آنے والا ہے ۔ امید ہے مضمون نگار حضرات ہماری قلمی معاونت فرما کر ممنون فرمائیں گے ۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

پروگرام دورہ انسپکٹر تعلیم و تربیت

(۱) سیالکوٹ ۔ گھٹیالیاں ۔ ۴ تا ۸ جولائی ۔ (۲) ربوکے ۔ کلاس والہ ۹ تا ۱۲ جولائی ۔
(۳) عالم گڑھ ضلع گجرات ۱۳، ۱۴ جولائی ۔ (۴) لنگے ۔ کھاریاں ۔ ۱۵ تا ۱۸ جولائی ۔
(۵) جہلم ۔ محمود آباد ۔ چکوال ضلع جہلم ۔ ۱۹ تا ۲۴ جولائی ۔ (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

ولادت

عزیزم محمد امین صراف قائد خدام الاحمدیہ قلعہ صوبا سنگھ سیالکوٹ کے گھر خداوند کریم نے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے ۔ احباب دعا فرمائیں ۔ کہ خداوند کریم بچے کی عمر دراز کرے ۔ اور خادم دین بنائے ۔ آمین

(خاکسار میاں محمد حسین مہدی پور)

جولائی سنہ ۱۹۵۲ء

آپ کی قیمت اخبار ۱۰ اگست سنہ ۵۲ء تک ختم ہے

براہ کرم قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوایا کریں ۔ وی پی کا انتظار نہ کیا کریں ۔ منی آرڈر کے ذریعہ رقم بھجوانے میں آپ کو بھی فائدہ ہے اور اس سے دفتر کو بھی سہولت ہوتی ہے ۔ وی پی کا خرچ بچ جاتا ہے ۔ وی پی کی رقم دیر سے دفتر میں پہنچتی ہے ۔ اور کئی دفعہ رقم پھنس جاتی ہے ۔ پھر وصولی میں بہت مشکل پڑ جاتی ہے ۔ منی آرڈر کے ذریعہ رقم جلد پہنچ جاتی ہے ۔ اور اخبار باقاعدہ جاری رکھا جا سکتا ہے

(مینیجر الفضل)

درخواست ہائے دعا

میں گلے کی خرابی کی وجہ سے بیمار ہو کر جناح ہسپتال میں زیر علاج ہوں احباب دعائے صحت فرمائیں ۔ (خاکسار شیخ محمد الدین مختار عام صدر انجمن احمدیہ کراچی جناح سنٹرل ہسپتال وارڈ ۳ بیڈ ۱۹)

(۲) میرا لڑکا عزیزم عبد الحی منصور احمد جو کہ آج کل پی ایم اے کی ٹریننگ لے رہا ہے بعارضہ اپنڈے سائٹس بیمار ہے ۔ احباب دعائے صحت فرمائیں (والدہ عبد الحی منصور احمد)

(۳) شیخ عنایت اللہ صاحب آف کوٹ مومن طویل عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں اب نور ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں احباب دعائے صحت فرمائیں (شیخ مظفر احمد کلرک دفتر بیت المال ربوہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

اعلان نکاح

مولوی عبد الغفور صاحب مبلغ سلسلہ نے مورخہ ۱۸/۶/۵۲ کو بعد از نماز جمعہ مسجد احمدیہ لاہور میں برادرم عبد الغفور صاحب پسر چوہدری برکت علی صاحب انصاری سٹریٹ باغبانپورہ لاہور کا نکاح محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ بنت خواجہ محمد دین صاحب مہاجر قادیان حال کرشن نگر لاہور سے بعوض ۔/۵۰۰ روپیہ حق مہر پڑھا ۔ احباب دعا فرمائیں ۔ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے بابرکت فرمائے آمین ۔ (چوہدری عبد المجید باغبانپورہ لاہور)

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن کا فرض ہے ۔ اس لئے آپ اپنے علاقہ کے جن مسلم یا غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہوں ۔ ان کے پتہ جات روانہ فرمایئے (پتہ خوشخط ہو) ہم ان کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے ۔

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

حکومت صرف لاقانونیت اور تشدد کا سدباب کرنا چاہتی ہے

جائز مذہبی اور سیاسی سرگرمیوں پر پابندیاں ہرگز عائد نہیں کی جائیں گی

لاہور یکم جولائی ۔ احرار اور احمدیوں کے تنازعہ کی وجہ سے حکومت پنجاب نے حال ہی میں صوبہ میں عام جلسوں اور جلوسوں پر جو پابندیاں عائد کی ہیں ان کی وضاحت اور بعض غلط فہمیوں کے ازالہ کی غرض سے حکومت نے آج ایک پریس نوٹ جاری کیا ہے جس میں اعلان کیا گیا ہے کہ یہ پابندیاں کسی ایک فریق کے یا کسی ایک فریق کی طرف سے منعقد کئے گئے ہوئے جلسوں کے خلاف عاید نہیں کی گئی ہیں یکساں ان کا اطلاق دونوں فریقوں پر ہوتا ہے ۔

آج لاہور کے بعض اخبارات کے مدیران نے حکومت پنجاب کے ہوم سیکرٹری سے ملاقات کی تھی ۔ اور ان پابندیوں کے سلسلہ میں بعض نکات کی وضاحت طلب کی تھی ۔ حکومت پنجاب نے اس ضمن میں آج ایک پریس نوٹ جاری کر کے ان استفسارات کا جواب دیا ہے ۔

پریس نوٹ میں واضح کیا گیا ہے کہ "یہ بالکل غلط ہے کہ ان احکام سے کسی قسم کے مذہبی اجتماعات یا مسجدوں میں کسی قسم کے مذہبی فرائض کی ادائیگی یا سرگرمیوں میں مداخلت مقصود ہے اگر کوئی شخص کسی خلاف قانون فعل کا ارتکاب کرتا ہے تو وہ اس کے لئے بہر حال مستوجب سزا ہے چاہے ۔ چاہے فعل کا ارتکاب مسجد کے باہر یا مسجد کے اندر ہوا ہو اس لئے اگر مسجد کے باہر کوئی تقریر قانون شکنی کے مترادف ہو سکتی ہے تو مسجد کے اندر بھی ویسی تقریر خلاف قانون اور قابل مواخذہ ہوگی

کسی کو مسجد میں گرفتار نہیں کیا جائیگا

تاہم مساجد اور دیگر مذہبی عمارتوں کے احترام کے پیش نظر حکومت نے خاص ہدایات جاری کی ہیں کہ اگر کسی شخص نے مسجد یا کسی اور عبادت گاہ میں کوئی خلاف قانون اجتماع کیا ہے اور ویسی تقریر کی ہے جو مسجد کے باہر قانون کی نظر میں ایک جرم قرار دی جاتی تو مسجد میں یا مجمع کے مسجد سے باہر نکلنے کے دوران میں کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آنی چاہئیے ۔ ایسی صورت میں ملزم کے خلاف عام ضابطہ کے مطابق مقدمہ درج کرنا چاہئیے اور اسے مناسب وقت پر گرفتار کرنا چاہئیے ۔

مذہبی اجتماعات پر کوئی پابندی نہیں

مزید برآں عام لوگوں کو کسی مسجد یا دیگر عبادت گاہ میں آنے جانے کی ہر وقت آزادی ہوگی ۔ ان کی تعداد اور مساجد اور عبادت گاہوں میں ان کی آمد و رفت پر کسی قسم کی پابندی نہیں ہوگی

حکومت نے یہ بھی اعلان کیا ہے کہ دفعہ ۱۴۴ کے ، تحت صوبہ میں کسی مقام پر کسی شخص کی بھی کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی ہے ۔ اور اس بارہ جتنی افواہیں پھیلائی جا رہی ہیں وہ سب بے بنیاد ہیں ۔

حکومت لاقانونیت برداشت نہیں کریگی

حکومت نے یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ حکومت صوبہ میں جائز سیاسی سرگرمیوں ۔ مذہبی سرگرمیوں یا آزادیٔ تقریر پر کسی قسم کی پابندی عاید کرنا نہیں چاہتی ۔ حکومت کا مقصد محض ایسی سرگرمیوں کو روکنا ہے جن سے قانون شکنی ہوتی ہے ۔ یا منافرت اور اشتعال انگیزی ہوتی ہے ۔ کیونکہ اس قسم کی سرگرمیوں کے نتائج پہلے تشدد کی صورت میں ظاہر ہو چکے ہیں اور جن سے صوبہ میں مزید لاقانونیت پھیلنے کا اندیشہ ہے (آفاق ۲ جولائی)

مساجد یا مذہبی فرائض کی ادائیگی پر پابندی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

اختر علی خاں کے نام وزیر اعلےٰ پنجاب کا تار

لاہور ۳۰ جون مساجد میں تقریروں پر پابندی کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے اختر علی خاں نے وزیر اعلےٰ پنجاب میاں ممتاز دولتانہ کو جو تار بھیجا تھا وزیر اعلےٰ پنجاب نے اس کا مندرجہ ذیل جواب دیا ہے ۔

" آپ کا تار ملا ۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے ۔ کیونکہ مساجد یا عبادات یا سلسلوں کے مذہبی فرائض کی ادائیگی پر پابندی عائد کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ کیونکہ میں کسی صورت میں بھی اس کی اجازت نہیں دے سکتا ۔ اس کے ساتھ ہی میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ ایک مسلم لیگی خادم اور میرے دوست اور رفیق ہونے کی حیثیت سے امن عامہ اور پاکستانی عوام کی جان و مال کے تحفظ کے لئے مجھ سے تعاون فرمائیں ۔"

(زمیندار ۳ جولائی ۵۲ء)

بھارت میں امریکہ کی موجودہ پالیسی ناکام رہی ہے

نیویارک ۲ جولائی ۔ سوارتھمور کالج کے اسسٹنٹ پروفیسر اقتصادیات ، پروفیسر وان بی ویدر فورڈ حال ہی میں دس ماہ تک بھارت اور پاکستان کا دورہ ختم کر کے واپس آئے ہیں ۔ ان کا بیان ہے ۔ کہ بھارت میں امریکہ کی خارجہ پالیسی اشتراکیت کے مقابلہ میں ناکام ہو رہی ہے ۔ آپ نے کہا اگر ہم بھارت کے بڑے بڑے مسائل کو درست کر کے ماہرانہ قیادت کی قلت کو دور کر دیں ۔ آبادی کی پرورش کے لئے زیر کاشت اراضیات کی اور پانی کی کمی پر قابو پالیں ۔ صحت عامہ کے پست معیار اور مذہبی مناقشات کو بدل دیں تو اس سے بھارت کی پیداوار ، امنگیں اور قوت کار بہت بڑھ جائے گی ۔

انہوں نے رائے دی کہ بھارت کی فنی قابلیت بڑھانے میں امداد دی جائے تاکہ وہ خود اپنی حالت کو سدھارنے کے قابل ہو جائیں ۔ موجودہ خوراک سپلائی کرنے کی پالیسی کو جاری رکھنا بے سود ہے ۔ (اسٹار)

جاپان کی قومی فضائیہ

ٹوکیو ۲ جولائی ۔ اطلاعات مظہر ہیں کہ اس ماہ جاپان اپنی نئی قومی فضائیہ کے لئے پہلے پائیلٹوں اور زمینی عملے کی تربیت اس ماہ شروع کرنے والا ہے ۔ فضائیہ کا عملہ پولیس کے ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۱۰ محفوظ سپاہیوں وغیرہ سے لیا جائے گا ۔ (اسٹار)

لاہور اور پشاور درمیان سستا ہوائی سفر

راولپنڈی ۔ یکم جولائی اورینٹ ایرویز نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ لاہور اور راولپنڈی ، راولپنڈی اور پشاور ، پشاور اور لاہور کے درمیان ایک ہفتہ کے سستے واپسی ٹکٹ جاری کئے جائیں گے ۔ ان کی قیمت بالترتیب پچاس ، تیس اور پچھتر روپے ہوگی ۔

اعلان میں کہا گیا ہے کہ یہ اقدام ہوائی سفر کو مقبول بنانے کی غرض سے کیا گیا ہے ۔

مختصرات

ٹوکیو ۲ جولائی ۔ کوریا میں موسم برسات کے آغاز کے باعث بڑے اشتراکی حملے کے امکانات کم ہو گئے ہیں ۔ موسلا دھار بارش اور گہری دھند کے باعث محاذ پر فضائی اور بری حملوں کی رفتار سست پڑ گئی ہے ۔

برسات کے دو مہینوں میں شمالی کوریا میں اشتراکیوں کے ذرائع مواصلات مفلوج ہو کر رہ جائیں گے ۔

نیویارک ۲ جولائی ۔ کفایت شعاری کے خیال سے اقوام متحدہ نے واشنگٹن اور سمندر پار کے ۱۷ مراکز میں اقوام متحدہ کے دفاتر پر اخراجات بہم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عام مراکز اطلاعات بند کر دینے کا فیصلہ کیا ہے ۔

پاکستان کی غذائی صورت حال

کراچی یکم جولائی ۔ مرکزی وزارت خوراک کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ عنقریب ملک کی غذائی پوزیشن بالخصوص گندم کی پیداوار سے متعلقہ صورت صورت حال کی وضاحت کی جائے گی ۔

توقع ہے کہ یا تو وزارت خوراک کی طرف سے کوئی اعلان جاری ہوگا اور یا پاکستان کے وزیر خوراک پیرزادہ عبدالستار بنفسہ گلی سے کوئی بیان جاری کریں گے ۔

دریں اثنا وزارت خوراک کے ترجمان نے ان خبروں کو انتہائی مبالغہ آمیز قرار دیا ۔ کہ سنہ ۵۲-۱۹۵۱ کی فصل خریف اور ربیع میں تقریباً ۸ لاکھ ٹن اناج کا خسارہ ہوگا ۔

(اسٹار)

جراثیمی جنگ کے الزامات کی تحقیق

نیویارک یکم جولائی ۔ آج حفاظتی کونسل میں امریکہ کی اس تجویز پر بحث شروع ہوگی کہ کوریا میں جراثیمی جنگ کے بارے میں کمیونسٹوں کے الزامات کی تحقیق کی جائے ۔ کونسل کے ایجنڈے میں اقوام متحدہ کی رکنیت کے لئے چودہ ملکوں کی درخواستیں بھی شامل تھیں ۔

مشرق وسطیٰ کیلئے بھارتی مشن

دمشق ۲ جولائی ۔ حکومت شام کو اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ڈاکٹر کالی داس ناگ کی قیادت میں ایک بھارتی وفد عرب ممالک کے ساتھ بھارتی تعلقات بڑھانے کے لئے مشرق وسطیٰ کے دورے پر روانہ ہونے والا ہے ۔

دنیائے عرب میں جانے سے قبل یہ وفد افغانستان اور ایران جائے گا ۔ اس کے بعد حبشہ اور ترکی کا دورہ بھی کرے گا ۔

شام میں یہ وفد ستمبر کے وسط میں پہنچے گا ۔

(اسٹار)